سنن اربعہ میں وارد دعاؤں کا موضوعاتی مطالعہ

A Thematic Study of the Supplications Contained in the Sunan Arba'ah

Dr. Shazia
Assistant Professor, Islamic Studies Department,
Govt. College Women University Faisalabad
Email: shaziaadnan@gcwuf.edu.pk
Ms. Khadija Shaukat
MPhil Scholar GCWUF,
Department of Islamic Studies
Email: sheherbano705@gmail.com

Abstract
This research presents a thematic study of the supplications (duʿāʾ) narrated in the Sunan al-Arbaʿa (Sunan Abī Dāwūd, Sunan al-Tirmidhī, Sunan al-Nasāʾī, and Sunan Ibn Mājah). The study categorizes the Prophetic supplications into major themes such as daily worship and remembrance, protection from trials and calamities, prayers for forgiveness and mercy, supplications related to health and well-being, invocations during special occasions, and duʿāʾs for personal and communal needs. By employing a thematic approach, the research highlights how these supplications encompass every dimension of human life—spiritual, moral, and social—demonstrating the Prophet's comprehensive guidance. The findings reveal that duʿāʾ is not limited to ritual contexts but serves as a continuous spiritual bond between the servant and the Creator. This study contributes to understanding the significance of supplication in the Prophetic tradition and emphasizes its lasting relevance for contemporary Muslim societies.
Keywords: Prophetic Supplications, Sunan al-Arba'ah, Kitab al-Du'a, Hadith Literature, Islamic Spirituality

تعارف

دعا عبادت کا نہایت اہم اور بنیادی حصہ ہے۔ سب سے پہلے اگر اس کے لغوی معنی پر غور کیا جائے تو لفظ "دعا" عربی زبان میں پکارنے، بلانے اور مدد طلب کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جبکہ اس کے اصطلاحی معنی یہ ہیں کہ بندہ اپنے رب کے سامنے عاجزی و انکساری کے ساتھ اپنی حاجات پیش کرے اور اس سے دنیا و آخرت کی بھلائی طلب کرے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے متعدد مقامات پر دعا کو نہ صرف اپنی بندگی کی علامت قرار دیا بلکہ اس کو قبول کرنے کا وعدہ بھی فرمایا ہے: " وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ " [1]

(اور تمہارے رب نے فرمایا: مجھے پکارو، میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔)

رسول اکرم ﷺ نے دعا کو بندگی کا جوہر قرار دیا اور فرمایا:

"الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ" [2] (دعا ہی اصل عبادت ہے۔)

نبوی دعاؤں میں انسان کی انفرادی، اجتماعی، روحانی اور دنیاوی و اخروی تمام ضروریات کا احاطہ کیا گیا ہے۔ ان دعاؤں کے ذریعے نہ صرف بندے اور خالق کے تعلق کو استحکام ملتا ہے بلکہ ان میں اخلاقی تربیت، معاشرتی اصلاح اور روحانی ارتقاء کے پہلو بھی نمایاں ہیں۔[3]

سنن اربعہ (ابو داؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ) میں "کتاب الدعاء" کے ابواب اس بات کی وضاحت کرتے ہیں کہ محدثین نے دعا کے مضامین کو باقاعدہ طور پر مدون اور مرتب شکل میں پیش کیا ہے۔[4] مثلاً:

امام ابن ماجہ نے اپنی کتاب سنن ابن ماجہ میں "کتاب الدعاء" کے تحت ایک مستقل باب قائم کیا ہے جس میں مختلف نبوی دعاؤں کو جمع کیا گیا ہے[4]۔

اسی طرح امام نسائی نے السنن الکبری اور السنن الصغری (المجتبی) دونوں میں دعا کے ابواب باندھے ہیں، جن میں دعا کے مختلف مواقع اور احکام پر تفصیلی احادیث موجود ہیں[5]۔

یہ ابواب اس حقیقت کو واضح کرتے ہیں کہ نبوی دعائیں صرف فرد کی حاجات تک محدود نہیں بلکہ ایک مکمل نظامِ فکر اور عملی رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔ یہ آرٹیکل سنن اربعہ کی "کتاب الدعاء" میں وارد نبوی دعاؤں کا ایک علمی و تحقیقی جائزہ ہے، جس میں ان دعاؤں کے موضوعات، مضامین اور ان کی روحانی اہمیت کو واضح کیا جائے گا۔

دعا از روئے قرآن وحدیث اور کتاب الدعاء

دعا ایک اہم عبادت اور اللہ تعالیٰ سے تعلق کا ذریعہ ہے۔ قرآن و حدیث میں دعا کو انسان کی روحانی، اخلاقی اور عملی زندگی میں اہم مقام حاصل ہے۔ دعا کے ذریعے انسان اپنی حاجات اللہ کے سامنے پیش کرتا ہے، دل کی سکونت حاصل کرتا ہے اور اللہ کی مدد اور ہدایت طلب کرتا ہے۔

دعا از روئے قرآن مجید:

قرآن میں مختلف مقامات پر دعا کے اہم پہلو بیان کیے گئے ہیں۔ ان میں انبیاء کرام کی دعائیں، فردی دعائیں، اور اجتماعی دعائیں شامل ہیں۔ مثال کے طور پر:

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۔[6]

"اور جب میرے بندے تم سے میرے بارے میں سوال کریں تو میں قریب ہوں، دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے"۔

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۔[7]

"ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں"۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً[8]

"اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو ہدایت دے، اور ہم پر اپنی رحمت نازل کر"۔

دعا ازروئے احادیث مبارکہ:

حضرت محمد ﷺ نے دعا کو ایمان کا حصہ اور عبادت کا مغز قرار دیا ہے۔ آپ ﷺ نے مختلف مواقع پر دعاؤں کی تعلیم دی:

دعائے استخارہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جب تم میں سے کسی کو کسی کام کا ارادہ ہو تو وہ دو رکعت نفل پڑھے اور پھر یہ دعا کرے: اللهم إني استخيرك بعلمك واستقدرك بقدرتك واسالك من فضلك العظيم..."[9]۔

دعائے قنوت: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قنوت نازلہ میں یہ دعا پڑھی:

"اللهم إنا نستعينك ونستغفرك..." [10]۔

دعائے ربنا آتنا میں یہ دعا آئی:

"رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ"[11]۔

سنن اربعہ میں نبوی دعائیں

سننِ اربعہ (سنن ابی داؤد، سنن الترمذی، سنن النسائی اور سنن ابن ماجہ) احادیثِ نبویہ کے وہ مستند مجموعے ہیں جن میں رسول اکرم ﷺ کی دعاؤں کو نہایت اہتمام کے ساتھ محفوظ کیا گیا ہے۔ ان کتب میں مذکور نبوی دعائیں محض الفاظ کا مجموعہ نہیں بلکہ ایمان، عقیدہ، اخلاق اور عملی زندگی کی رہنمائی کا جامع دستور ہیں۔ یہ دعائیں بندے کے قلب و روح کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ جوڑنے اور دنیا و آخرت کی فلاح پانے کا ایک یقینی ذریعہ ہیں۔

سنن اربعہ میں مختلف موضوعات پر نبوی دعائیں لکھی گئیں۔ مثلا

تسبیح، تکبیر، تہلیل، علم، رزق میں اضافہ، قرض، دنیا، مظلوم کی دعا، والدین کی دعا، صبح شام کے اذکار اور فرض نماز کے بعد مانگی جانیوالی دعائیں۔ یہاں پر ہم چند ایک ذکر کریں گے۔

i۔ رزق میں اضافہ

ایمان کی دولت ،علم ذہانت ، سمجھداری، صحت، عافیت، اعضاء کی سلامتی ،نیک بیوی ،نیک اولاد ،نیک پڑوسی، مخلص دوست وغیرہ رزق کی مختلف شکلیں ہیں۔ رزق میں اضافہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور بندے کے اعمال سے وابستہ ہے۔ نیک اعمال جیسے صدیقہ دینا، والدین کے ساتھ حسن سلوک، صلہ رحمی اور تقویٰ اختیار کرنے سے رزق میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور ناشکری سے بے برکتی ہوتی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ہمیں ایسی بہت سی دعائیں سکھائیں۔

i. سنن ابی داؤد

"عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول بين السجدتين : اللهم اغفر لي وارحمني وعافني واهدني وارزقني[12]. "

(عبد اللہ بن عباس (رض) کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان اللهم اغفر لي وارحمني وعافني واهدني وارزقني یعنی اے اللہ ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے عافیت دے، مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق دے کہتے تھے۔)

ii. سنن ترمذی

"أبي العلاء، عن حبيب عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول بين السجدتين: اللهم اغفر لي وارحمني واجبرني واهدني وارزقني[13]"

(عبد اللہ بن عباس (رض) سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ہم دونوں سجدوں کے درمیان « اللهم اغفر لي وار الهم اغفر لي وارحمني واجبرني واحد في وارزقني » اے اللہ ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، میرے نقصان کی تلافی فرما، مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق عطا فرما کہتے تھے)

iii. سنن نسائی

عن سلمان الخير ، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ، قال : من رابط يوما وليلة في سبيل الله ، كان له كأجر صيام شهر وقيامه، ومن مات مرابطاً أجري له مثل ذلك من الأجر، وأجري عليه الرزق، وأمن من الفتان[14]"

(سلمان الخیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ کے راستے میں ایک دن ایک رات پہرہ دیا اسے ایک مہینے کے روزی و نماز کا ثواب ملے گا، اور جو پہرہ دینے کی حالت میں مر گیا اسے اسی طرح کا اجر برابر ملتا رہے گا، اور اس کا رزق بھی جاری کر دیا جائے گا، اور وہ فتنوں سے محفوظ ہو جائے گا)

iv. سنن ابن ماجہ

"عن ثوبان، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : لا يزيد في العمر إلا البر، ولا يرد القدر إلا الدعاء، وإن الرجل ليحرم الرزق بخطيئة يعملها[15] "

(ثوبان (رض) کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عمر کو نیکی کے سوا کوئی چیز نہیں بڑھاتی ہے اور تقدیر کو دعا کے سوا کوئی چیز نہیں بدلتی ہے، اور آدمی گناہوں کے ارتکاب کے سبب رزق سے محروم کر دیا۔)

ii۔ صبح وشام کے اذکار

اسلام نے اپنے ماننے والوں کو دن کے آغاز اور اختتام پر اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول رہنے کی تلقین کی ہے۔ صبح کے وقت پڑھے جانے والے اذکار انسان کو دن بھر کی مصروفیات میں اللہ کی حفاظت اور برکت میں رکھتے ہیں، جبکہ شام کے اذکار اسے رات کے شرور، وسوسوں اور آفات سے بچاتے ہیں۔ یہ اذکار نہ صرف روحانی بالیدگی کا ذریعہ ہیں بلکہ قیامت کے دن نیکیوں کے پلڑے کو بھاری کرنے والے اعمال میں شمار ہوتے ہیں۔ ان اذکار کو معمول بنا لینا ایک مسلمان کی زندگی میں سکون، برکت اور اطمینان قلب پیدا کرتا ہے۔

سنن ترمذی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں ذکر اللہ کی عظمت کو بیان فرمایا ہے کہ محض ایک مختصر سا کلمہ "سبحان اللہ وبحمدہ" انسان کے لیے آخرت میں عظیم درجات اور نیکیاں لے کر آتا ہے۔ صبح و شام سو مرتبہ یہ ذکر کرنے والا قیامت کے دن سب سے بہتر عمل کا حامل ہو گا۔ یہ عمل نہایت آسان ہے اور ہر مسلمان کے لیے قابلِ عمل بھی، جو دراصل اللہ کی بے پایاں رحمت اور فضل کی نشانی ہے۔

i. حدثنا محمد بن عبد الملك بن ابي الشوارب، حدثنا عبد العزيز بن المختار، عن سهيل بن ابي صالح، عن سمي، عن ابي صالح، عن ابي هريرة، عن النبي صلى الله عليه وسلم، قال: " من قال حين يصبح وحين يمسي: سبحان الله وبحمده مائة مرة لم يات احد يوم القيامة بافضل مما جاء به، إلا احد قال مثل ما قال او زاد عليه"[16]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"جو شخص صبح وشام میں سو (سو) مرتبہ: «سبحان اللہ وبحمدہ» کہے، قیامت کے دن کوئی شخص اس سے اچھا عمل لے کر نہیں آئے گا، سوائے اس شخص کے جس نے وہی کہا ہو جو اس نے کہا ہے یا اس سے بھی زیادہ اس نے یہ دعا پڑھی ہو"۔

ii. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں یہ تعلیم فرمائی ہے کہ مسلمان صبح وشام اللہ کی قدرت و حکمرانی کا اقرار کرے اور ہر دن کی شروعات و اختتام میں اس پر توکل اور شکر کا اظہار کرے۔ یہ دعا زندگی و موت، اور بازگشتِ انسان کا اعتراف کرواتی ہے، جو مومن کو ہر وقت اللہ کی یاد اور آخرت کی تیاری میں رکھتی ہے۔ اس اذکار سے دل میں تواضع، تسلیم رضا اور موت کی یاد قائم رہتی ہے، جو عمل و اخلاق میں سنجیدگی اور اللہ پر بھروسہ پیدا کرتی ہے۔

حدثنا علي بن حجر، حدثنا عبد الله بن جعفر، اخبرنا سهيل بن ابي صالح، عن ابيه، عن ابي هريرة، قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلم اصحابه يقول: إذا اصبح احدكم فليقل: اللهم بك اصبحنا وبك امسينا وبك نحيا وبك نموت وإليك المصير، وإذا امسى فليقل: اللهم بك امسينا وبك اصبحنا وبك نحيا وبك نموت وإليك النشور "[17]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کو سکھاتے ہوئے کہتے تھے کہ جب تمہاری صبح ہو تو کہو «اللهم بک أصبحنا وبک أمسينا وبک نحيا وبک نموت وإليک المصير» "اے اللہ! تیرے حکم سے ہم نے صبح کی اور تیرے ہی حکم سے ہم نے شام کی، تیرے حکم سے ہم زندہ ہیں اور تیرے ہی حکم سے ہم مریں گے"، اور آپ نے اپنے صحابہ کو سکھایا جب تم میں سے کسی کی شام ہو تو اسے چاہیئے کہ کہے «اللهم بک أمسينا وبک أصبحنا وبک نحيا وبک نموت وإليک النشور» "ہم نے تیرے ہی حکم سے شام کی اور تیرے ہی حکم سے صبح کی تھی، تیرے ہی حکم سے ہم زندہ ہیں اور تیرا جب حکم ہو گا، ہم مر جائیں گے اور تیری ہی طرف ہمیں اٹھ کر جانا ہے"۔

ابن ماجہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں صبح وشام کے اذکار کی عظمت کو بیان فرمایا ہے کہ جو شخص دن کے آغاز یا اختتام پر کلمۂ توحید «لا إله إلا الله وحده لا شريك له، له الملك، وله الحمد، وهو على كل شيء قدير» پڑھتا ہے، اسے بے پناہ اجر وثواب عطا کیا جاتا ہے۔ اس کے نامۂ اعمال سے دس گناہ مٹا دیے جاتے ہیں، اس کے دس درجات بلند کر دیے جاتے ہیں اور اسے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے۔ مزید یہ کہ وہ صبح سے شام یا شام سے صبح تک شیطان کے شر سے محفوظ رہتا ہے، جو اس ذکر کی عظمت اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت پر دلالت کرتا ہے۔

i. حدثنا ابو بكر , حدثنا الحسن بن موسى , حدثنا حماد بن سلمة , عن سهيل بن ابي صالح , عن ابيه , عن ابي عياش الزرقي , قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:" من قال حين يصبح: لا إله إلا الله وحده لا شريك له , له الملك , وله الحمد , وهو على كل شيء قدير , كان له عدل رقبة من ولد إسماعيل , وحط عنه عشر خطيئات , ورفع له عشر درجات , وكان في حرز من الشيطان حتى يمسي , وإذا امسى فمثل ذلك حتى يصبح" , قال: فراى رجل رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما يرى النائم , فقال: يا رسول الله , إن ابا عياش يروي عنك كذا وكذا , فقال:" صدق ابو عياش".[18]

ابوعیاش زرقی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص صبح کے وقت یہ دعا پڑھے: «لا إله إلا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير» ”اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت ہے، اور اسی کے لیے حمد و ثنا، وہی ہر چیز پر قادر ہے“ تو اسے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے، اور اس کے دس گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں، اور اس کے دس درجے بڑھا دیئے جاتے ہیں، اور وہ شام تک شیطان سے محفوظ رہتا ہے، اور اگر شام کے وقت یہ پڑھے تو وہ صبح تک ایسے ہی رہتا ہے تو ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا، اور عرض کیا: اللہ کے رسول! ابوعیاش آپ سے ایسی اور ایسی حدیث بیان کرتے ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ابوعیاش سچ کہتا ہے“۔

ii. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں جو دعا سکھائی ہے اسے جو شخص صبح و شام تین مرتبہ یہ دعا پڑھ لے تو وہ ہر آفت اور نقصان سے محفوظ رہتا ہے۔ یہ دعا بندے کے دل میں یقین پیدا کرتی ہے کہ ہر نفع و نقصان صرف اللہ کے حکم سے ہے اور اسی کی پناہ میں حقیقی سلامتی حاصل ہوتی ہے۔

حدثنا محمد بن بشار , حدثنا ابو داود , حدثنا ابن ابي الزناد , عن ابيه , عن ابان بن عثمان , قال: سمعت عثمان بن عفان , يقول: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم , يقول:" ما من عبد , يقول في صباح كل يوم , ومساء كل ليلة: بسم الله الذي لا يضر مع اسمه شيء في الارض ولا في السماء وهو السميع العليم , ثلاث مرات فيضره شيء" , قال: وكان ابان قد اصابه طرف من الفالج , فجعل الرجل ينظر إليه , فقال له ابان: ما تنظر إلي؟ اما إن الحديث كما قد حدثتك , ولكني لم اقله يومئذ ليمضي الله علي قدره.[19]

عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”جو کوئی بندہ ہر دن صبح اور شام تین بار یہ کہے: «بسم الله الذي لا يضر مع اسمه شيء في الأرض ولا في السماء وهو السميع العليم»

"اس اللہ کے نام سے جس کے نام لینے سے زمین اور آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی ہے، وہ سمیع و علیم (یعنی سننے اور جاننے والا ہے) تو اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی"۔ راوی کہتے ہیں: ابان کچھ فالج سے متاثر ہو گئے تو وہ شخص انہیں دیکھنے لگا، ابان نے اس سے کہا: مجھے کیا دیکھتے ہو؟ سنو! حدیث ویسے ہی ہے جیسے میں نے تم سے بیان کی، لیکن میں اس دن یہ دعا نہیں پڑھ سکا تھا تا کہ اللہ تعالیٰ اپنی تقدیر مجھ پر نافذ کر دے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی جامع دعائیں

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں محض الفاظ کا مجموعہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق، بندگی اور انسان کی تمام ضروریات کے احاطے کا جامع اظہار ہیں۔ ان میں دنیاوی اور اخروی بھلائی، ایمان کی پختگی، گناہوں کی معافی، دل کی سکونت اور عملی زندگی کی رہنمائی سب شامل ہے۔ آپ ﷺ کی یہ دعائیں اس بات کی واضح دلیل ہیں کہ ایک مومن کی زندگی کا ہر پہلو اللہ کی یاد اور اس پر بھروسے سے وابستہ ہونا چاہیے۔ انہی جامع دعاؤں کو اپنا کر مسلمان اپنے عقیدے، عمل اور کردار کو مضبوط بنا سکتا ہے۔

سنن ترمذی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں اسماء اعظم کا ذکر کیا۔

سورۃ البقرہ کی آیت «وإلهكم إله واحد لا إله إلا هو الرحمن الرحيم» اور سورة آل عمران کی ابتدائی آیات «الم الله لا إله إلا هو الحي القيوم»۔

یہ الفاظ اللہ کی وحدانیت، اس کی رحمت، اس کی زندگی اور قیومیت کو ظاہر کرتے ہیں۔ انہی صفات کے ساتھ دعا کرنے میں بڑی تاثیر اور قبولیت کا وعدہ ہے۔

i. حدثنا علي بن خشرم، حدثنا عيسى بن يونس، عن عبيد الله بن ابي زياد القداح، عن شهر بن حوشب، عن اسماء بنت يزيد، ان النبي صلى الله عليه وسلم، قال: " اسم الله الاعظم في هاتين الآيتين: وإلهكم إله واحد لا إله إلا هو الرحمن الرحيم سورة البقرة آية 163 وفاتحة آل عمران: الم {1} الله لا إله إلا هو الحي القيوم {2} سورة آل عمران آية 1-2 "[20]

اسماء بنت یزید سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ کا اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے (ایک آیت) « وإلهكم إله واحد لا إله إلا هو الرحمن الرحيم » "تم سب کا معبود ایک ہی معبود برحق ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ رحمن، رحیم ہے" (البقرہ:۱۶۳)، اور (دوسری آیت) آل عمران کی شروع کی آیت « الم الله لا إله إلا هو الحي القيوم » ہے " « الم »، اللہ تعالیٰ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، جو « حی » زندہ اور « قیوم » سب کا نگہبان ہے" (آل عمران:۲-۱)۔

ii. یہ حدیث دعا کی قبولیت اور اللہ کے اسمِ اعظم کے بارے میں ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو سورۃ الاخلاص کے الفاظ کے ساتھ دعا کرتے ہوئے سنا، جس میں اللہ کی یکتائی، بے نیازی اور اس کی صفات کا ذکر تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس نے اللہ سے اس کے اسمِ اعظم کے وسیلے سے دعا کی ہے، جس کے ذریعے جب بھی دعا مانگی جاتی ہے اللہ اسے قبول کرتا ہے اور جب بھی سوال کیا جاتا ہے عطا فرماتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ دعا میں اللہ کی توحید اور صفات کا ذکر کرنا دعا کی قبولیت کا اہم سبب ہے اور ہمیں بھی اپنی دعاؤں میں انہی مضامین کو شامل کرنا چاہیے۔

حدثنا جعفر بن محمد بن عمران الثعلبي الكوفي، حدثنا زيد بن حباب، عن مالك بن مغول، عن عبد الله بن بريدة الاسلمي، عن ابيه، قال: سمع النبي صلى الله عليه وسلم رجلا يدعو وهو يقول: اللهم إني اسالك باني اشهد انك انت الله لا إله إلا انت، الاحد الصمد الذي لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد، قال: فقال: " والذي نفسي بيده لقد سال الله باسمه الاعظم الذي إذا دعي به اجاب وإذا سئل به اعطى "، قال زيد: فذكرته لزهير بن معاوية بعد ذلك بسنين، فقال: حدثني ابو إسحاق، عن مالك بن مغول، قال زيد: ثم ذكرته لسفيان الثوري، فحدثني عن مالك. قال ابو عيسى: هذا حديث حسن غريب، وروى شريك هذا الحديث، عن ابي إسحاق، عن ابن بريدة، عن ابيه، وإنما اخذه ابو إسحاق الهمداني، عن مالك بن مغول.[21]

بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ان کلمات کے ساتھ: « اللهم إني أسألك بأني أشهد أنك أنت الله لا إله إلا أنت الأحد الصمد الذي لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا أحد» "اے اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں بایں طور کہ میں تجھے گواہ بناتا ہوں اس بات پر کہ تو ہی اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے، تو اکیلا (معبود) ہے تو بے نیاز ہے، (تو کسی کا محتاج نہیں تیرے سب محتاج ہیں)، (تو ایسا بے نیاز ہے) جس نے نہ کسی کو جنا ہے اور نہ ہی کسی نے اسے جنا ہے، اور نہ ہی کوئی اس کا ہمسر ہوا ہے"، دعا کرتے ہوئے سنا تو فرمایا: "قسم ہے اس رب کی جس کے قبضے میں میری جان ہے! اس شخص نے اللہ سے اس کے اس اسم اعظم کے وسیلے سے مانگا ہے کہ جب بھی اس کے ذریعہ دعا کی گئی ہے اس نے وہ دعا قبول کی ہے، اور جب بھی اس کے ذریعہ کوئی چیز مانگی گئی ہے اس نے دی ہے"۔ زید (راوی) کہتے ہیں: میں نے یہ حدیث کئی برسوں بعد زہیر بن معاویہ سے ذکر کی تو انہوں نے کہا کہ مجھ سے یہ حدیث ابو اسحاق نے مالک بن مغول کے واسطہ سے بیان کی ہے۔ زید کہتے ہیں: پھر میں نے یہ حدیث سفیان ثوری سے ذکر کی تو انہوں نے مجھ سے یہ حدیث مالک کے واسطے سے بیان کی۔

ابن ماجہ

یہ دعا دنیا اور آخرت کی ہر بھلائی مانگنے اور ہر برائی سے پناہ طلب کرنے کی جامع دعا ہے۔ اس میں نبی کریم ﷺ نے ہمیں یہ سکھایا کہ ہم اللہ سے وہی خیر مانگیں جو اس کے نبی نے مانگی اور وہی شر سے بچاؤ چاہیں جس سے نبی نے پناہ لی۔ ساتھ ہی جنت اور اس کے قریب کرنے والے اعمال کا سوال ہے اور جہنم اور اس کے قریب کرنے والے اقوال و اعمال سے پناہ ہے، نیز اللہ سے دعا ہے کہ ہر فیصلہ ہمارے حق میں خیر و بھلائی والا بن جائے۔

i. حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة , حدثنا عفان , حدثنا حماد بن سلمة , اخبرني جبر بن حبيب , عن ام كلثوم بنت ابي بكر , عن عائشة , ان رسول الله صلى الله عليه وسلم علمها هذا الدعاء:" اللهم إني اسالك من الخير كله , عاجله وآجله , ما علمت منه وما لم اعلم , واعوذ بك من الشر كله , عاجله وآجله , ما علمت منه وما لم اعلم , اللهم إني اسالك من خير ما سالك عبدك ونبيك , واعوذ بك من شر ما عاذ به عبدك ونبيك , اللهم إني اسالك الجنة , وما قرب إليها من قول او عمل , واعوذ بك من النار , وما قرب إليها من قول او عمل , واسالك ان تجعل كل قضاء قضيته لي خيرا"[22]

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ دعا سکھائی: «اللهم إني أسألك من الخير كله عاجله وآجله ما علمت منه وما لم أعلم وأعوذ بك من الشر كله عاجله وآجله ما علمت منه وما لم أعلم اللهم إني أسألك من خير ما سألك عبدك ونبيك وأعوذ بك من شر ما عاذ به عبدك ونبيك اللهم إني أسألك الجنة وما قرب إليها من قول أو عمل وأعوذ بك من النار وما قرب إليها من قول أو عمل وأسألك أن تجعل كل قضاء قضيته لي خيرا» "اے اللہ! میں تجھ سے دنیا و آخرت کی ساری بھلائی کی دعا مانگتا ہوں جو مجھ کو معلوم ہے اور جو نہیں معلوم، اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں دنیا اور آخرت کی تمام برائیوں سے جو مجھ کو معلوم ہیں اور جو معلوم نہیں، اے اللہ! میں تجھ سے اس بھلائی کا طالب ہوں جو تیرے بندے اور تیرے نبی نے طلب کی ہے، اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس برائی سے جس سے تیرے بندے اور تیرے نبی نے پناہ چاہی ہے، اے اللہ! میں تجھ سے جنت کا طالب ہوں اور اس قول و عمل کا بھی جو جنت سے قریب کر دے، اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں جہنم سے اور اس قول و عمل سے جو جہنم سے قریب کر دے، اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ ہر وہ حکم جس کا تونے میرے لیے فیصلہ کیا ہے بہتر کر دے"

ii. یہ حدیث اس بات کی وضاحت کرتی ہے کہ سب سے افضل دعا اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت میں عفو (یعنی گناہوں کی معافی) اور عافیت (یعنی سلامتی، بھلائی اور امن و سکون) مانگنا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کے بار بار سوال کرنے پر تین دن تک یہی جواب دہرایا تا کہ یہ حقیقت واضح ہو جائے کہ اصل کامیابی اسی میں ہے۔ اگر اللہ

اپنے بندے کو معافی اور عافیت عطا کر دے تو گویا اسے دنیا و آخرت کی سب سے بڑی نعمت نصیب ہو گئی، اور وہ حقیقی فلاح پا گیا۔

حدثنا عبد الرحمن بن إبراهيم الدمشقي , حدثنا ابن ابي فديك اخبرني سلمة بن وردان , عن انس بن مالك , قال: اتى النبي صلى الله عليه وسلم رجل , فقال: يا رسول الله , اي الدعاء افضل؟ قال:" سل ربك العفو والعافية في الدنيا والآخرة" , ثم اتاه في اليوم الثاني , فقال: يا رسول الله , اي الدعاء افضل؟ قال:" سل ربك العفو والعافية في الدنيا والآخرة" , ثم اتاه في اليوم الثالث , فقال: يا نبي الله , اي الدعاء افضل؟ قال:" سل ربك العفو والعافية في الدنيا والآخرة , فإذا اعطيت العفو والعافية في الدنيا والآخرة , فقد افلحت".[23]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا: اللہ کے رسول! کون سی دعا سب سے بہتر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم اللہ سے دنیا اور آخرت میں عفو اور عافیت کا سوال کیا کرو“، پھر وہ شخص دوسرے دن حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا: اللہ کے رسول! کون سی دعا سب سے بہتر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم اپنے رب سے دنیا و آخرت میں عفو اور عافیت کا سوال کیا کرو“، پھر وہ تیسرے دن بھی حاضر خدمت ہوا، اور عرض کیا: اللہ کے نبی! کون سی دعا سب سے بہتر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم اپنے رب سے دنیا و آخرت میں عفو و عافیت کا سوال کیا کرو، کیونکہ جب تمہیں دنیا اور آخرت میں عفو اور عافیت عطا ہو گئی تو تم کامیاب ہو گئے“

قرض

قرض لینا ایک ضرورت ہے مگر اسے وقت پر ادا کرنا لازمی ہے۔ اسلام میں قرض کی بروقت ادائیگی دیانت اور نیکی قرار دی گئی ہے۔ مقروض کو سہولت دینا اور رقم نہ ہونے کی صورت میں قرض معاف کرنا اللہ کو نہایت محبوب ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی سنت اور احادیث مبارکہ سے قرض سے متعلق مختلف امور عیاں وجاتے ہیں۔

i۔ سنن ابی داؤد

اس روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کو یہ تعلیم دیتے ہیں کہ وہ دنیاوی و روحانی مشکلات سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کریں، خاص طور پر غم و اندوہ، قرض کے بوجھ اور لوگوں کے تسلط سے، تاکہ مومن باعزت، مطمئن اور اللہ پر بھروسہ کرنے والی زندگی گزار سکے۔

عن أنس بن مالك، قال: كنت أخدم النبي صلى الله عليه وسلم ، فكنت أسمعه كثيرًا، يقول: اللهم أعوذ بك من الهم والحزن، وضلع الدين، وغلبة الرجال، وذكر بعض ما ذكره التيمي[24] "

(انس بن مالک (رض) کہتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتا تھا تو میں اکثر آپ کو یہ دعا پڑھتے سنا تھا: اللهم إني أعوذ بك من الهم والحزن وضلع الدين وغلبة الرجال اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اندیشے اور غم سے، قرض کے بوجھ سے اور لوگوں کے تسلط سے اور انہوں نے بعض ان چیزوں کا ذکر کیا جنہیں تیمی نے ذکر کیا ہے۔)

ii۔ سنن ترمذی

یہ واقعہ معاشرتی تعاون، رحم دلی اور ضرورت مند کی مدد کی اہمیت کو واضح کرتا ہے اور سکھاتا ہے کہ مشکلات میں نبی ﷺ کی سنت کے مطابق ایک دوسرے کا بوجھ کم کرنا چاہیے۔

عن أبي سعيد الخدري.قال: أصيب رجل في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم في ثمار ابتاعها فكثر دينه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم : تصدقوا عليه فتصدق الناس عليه، فلم يبلغ ذلك وفاء دينه، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الغرمائه: خذوا ما وجدتم وليس لكم إلا ذلك. قال: وفي الباب عن عائشة، وجويرية، وأنس[25]"

(ابوسعید خدری (رض) کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک شخص کے پھلوں میں جو اس نے خریدے تھے، کسی آفت کی وجہ سے جو اسے لاحق ہوئی نقصان ہو گیا اور اس پر قرض زیادہ ہو گیا، تو رسول اللہ صلی علیم نے فرمایا: اسے صدقہ دو چناچہ لوگوں نے اسے صدقہ دیا، مگر وہ اس کے قرض کی مقدار کو نہ پہنچا، تو رسول اللہ صلی علی رویم نے اس کے قرض خواہوں سے فرمایا: جتنا مل رہا ہے لے لو، اس کے علاوہ تمہارے لیے کچھ نہیں۔)

iii۔ سنن نسائی

اس حدیث مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ کی نماز میں دعا کی اہمیت بیان ہوئی ہے، جہاں آپ ﷺ نے قبر کے عذاب، دجال کے فتنہ، زندگی و موت کے امتحانات، گناہ اور قرض سے پناہ مانگی۔ اس سے انسان کو آخرت کے خطرات اور دنیاوی ذمہ داریوں دونوں کا شعور ملتا ہے۔ نیز قرض کی خاص پناہ اس لیے بیان ہوئی کہ مقروض انسان کبھی کبھار جھوٹ بولتا یا وعدہ خلاف کرتا ہے۔

أن عائشة أخبرته ، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يدعو في الصلاة : اللهم إني أعوذ بك من عذاب القبر، وأعوذ بك من فتنة المسيحالدجال، وأعوذ بك من فتنة المحيا والممات. اللهم إني أعوذ بك من المأثم والمغرم ، فقال له قائل : ما أكثر ما تستعيذ من المغرم ، فقال : إن الرجل إذا غرم حدث فكذب، ووعد فأخلف[26] "

(ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی نماز میں دعا مانگتے: اللهم إني أعوذ بك من عذاب القبر وأعوذ بك من فتنة المسيح الدجال وأعوذ بك من فتنة المحيا والممات اللهم إني أعوذ بك من المأثم والمغرم اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے، اور پناہ مانگتا ہوں مسیحِ دجال کے فتنہ سے، اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں زندگی اور موت کے فتنہ سے، اے اللہ! میں تجھ سے گناہ اور قرض سے پناہ چاہتا ہوں تو کہنے والے نے آپ سے کہا: آپ قرض سے اتنا زیادہ کیوں پناہ مانگتے ہیں، تو آپ صلی علیم نے فرمایا: آدمی جب مقروض ہوتا ہے تو بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے، اور وعدہ کرتا ہے تو اس کے خلاف کرتا ہے۔)

iv۔ سنن ابن ماجہ

یہ حدیث واضح کرتی ہے کہ متوفی کے واجب روزے کسی زندہ رشتہ دار کی طرف سے قضا کیے جا سکتے ہیں۔ روزے رکھنے کی یہ اجازت صرف واجب روزوں کے لیے ہے، نفل روزوں کے لیے نہیں۔ اس عمل سے نہ صرف مرحوم کی روح کو فائدہ پہنچتا ہے بلکہ زندہ فرد کو بھی ثواب حاصل ہوتا ہے

عن ابن بريدة، عن أبيه، قال: جاءت امرأة إلى النبي صلى الله عليه وسلم، فقالت: يا رسول الله، إن أمي ماتت وعليها صوم ، أفأصوم عنها ؟ قال: نعم[27]"

(بریدہ (رض) کہتے ہیں کہ ایک عورت نبی اکرم ﷺ کے پاس آئی، اور اس نے کہا: اللہ کے رسول! میری ماں کا انتقال ہو گیا، اور اس پر اللہ روزے تھے، کیا میں اس کی طرف سے روزے رکھوں؟ آپ صلی ال تیم نے فرمایا: ہاں)

ان دعاؤں سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ یہ دعائیں ہماری روزمرہ زندگی میں کا قدر اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

انفرادی و اجتماعی زندگی میں دعا کا کردار

دعا نہ صرف دل کی خواہشات کو اللہ کے سامنے پیش کرنے کا ذریعہ ہے بلکہ یہ انسانی تعلقات میں اخلاقی اور سماجی اقدار کو فروغ دینے میں بھی کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔

انفرادی زندگی میں کردار :

دعا کا انسان کی بنیادی زندگی میں بہت اہم کردار ہے۔ یہ بندے اور اللہ کے تعلق کو استوار کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ مصائب و مشکلات سے نجات حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

"وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ"[28]

(اور جب میرے بندے تجھ سے میرے بارے میں پوچھیں تو کہہ دے: میں قریب ہوں، جو دعا کرنے والا مجھے پکارتا ہے، میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔)

إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا وَرَهَبًا وَكَانُوا لَنَا خَاشِعِينَ[29] "

(وہ نیک کاموں میں جلدی کرتے تھے، اور ہمیں امید و خوف کے ساتھ پکارتے تھے، اور ہمارے سامنے جھکے رہتے تھے۔)

یہ آیت انبیائے کرام علیہم السلام کی عبادت اور دعا کا ذکر کرتی ہے۔ وہ نیکیاں کرنے میں سبقت کرتے تھے اور اللہ سے نہ صرف محبت و امید رکھتے بلکہ اس کے عذاب سے ڈرتے بھی تھے۔ دعا میں "رغبا و رھبا" کا توازن بہت اہم ہے: یعنی امید اور خشیت کا امتزاج۔ اسی کیفیت میں کی گئی دعا اللہ کے ہاں مقبول ہوتی ہے۔

دعا کے ذریعے انسان گناہوں کا اقرار کرتا ہے، جو نفس کی تطہیر کا پہلا قدم ہے۔

بندہ اللہ سے اپنی اصلاح، نیکی کی توفیق، اور گناہوں سے حفاظت کی دعا کرتا ہے۔

دُعا سے پیدا ہونے والا تعلق الٰہی نفس کو ضبطِ نفس، تسلیم و رضاء اور طہارت کی طرف لے جاتا ہے۔

قَدْ أَفْلَحَ مَن تَزَكَّى، وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّى[30]"

(بے شک وہ کامیاب ہوا جس نے تزکیہ کیا، اور اپنے رب کا نام یاد کیا اور نماز ادا کی۔)

یہ ذکر، دعا کا اہم جزو ہے، جو تزکیہ کا راستہ ہموار کرتا ہے۔

اجتماعی زندگی میں کردار:

اخلاقی استقامت صرف ذاتی کردار تک محدود نہیں بلکہ یہ معاشرے میں عدل، امانت، صداقت، وفاداری اور حسن سلوک جیسے اوصاف کے قیام کا ذریعہ بھی ہے۔

- دُعا کرنے والا فرد دوسروں کے حق کا خیال رکھتا ہے۔
- جھوٹ، دھوکہ، غیبت اور بد دیانتی سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔
- ظالم کے خلاف کھڑا ہوتا اور مظلوم کے لیے دعا کرتا ہے۔

امام ابن تیمیہ فرماتے ہیں:

"جو بندہ دعا میں ثابت قدم ہے، وہ گناہوں سے بچنے میں بھی مضبوط ہوتا ہے، کیونکہ وہ ہر وقت اللہ سے مدد مانگ رہا ہوتا ہے۔[31] "

صوفیائے کرام نے دُعا کو "استقامت کی دعا" کا نام دیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ دُعا انسان کو لمحہ بہ لمحہ حق پر قائم رہنے، باطل سے بچنے، اور نفس کے دھوکے سے محفوظ رہنے کی تربیت دیتی ہے۔

نماز جمعہ، تراویح، نماز استسقاء، نماز عیدین اور نمازِ جنازہ میں اجتماعی دعا کا تصور اسلام میں موجود ہے۔ ان سب مواقع پر اجتماعی دعا کے ذریعے مسلمان ایک مقصد کے تحت جمع ہو کر اللہ سے رجوع کرتے ہیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"يد الله مع الجماعة[32] "

(اللہ کا ہاتھ جماعت کے ساتھ ہوتا ہے۔)

کسی بیمار شخص، ضرورت مند یا کسی اجتماعی مقصد کے لیے جب ایک سماجی گروہ ایک ساتھ دعا کرتا ہے، تو یہ نہ صرف روحانی سکون دیتا ہے بلکہ لوگوں کے دلوں میں ہمدردی، محبت اور تعاون کو بھی فروغ ملتا ہے۔

اہمیت وافادیت

دعا ایک ایسی طاقت ہے جو انسان کے دل کو سکون، روح کو طمانیت، اور ذہن کو استحکام عطا کرتی ہے۔ جب بندہ خلوص دل سے اپنے رب کے حضور ہاتھ اٹھاتا ہے، تو وہ نہ صرف اپنی حاجات بیان کرتا ہے بلکہ اپنے دل کا بوجھ بھی ہلکا کرتا ہے۔

دعا کی اہمیت وافادیت ذیل میں بیان کی جارہی ہے۔

i۔ دعا اور تقویٰ کا باہمی رشتہ

تقویٰ سے مراد اللہ کا خوف رکھتے ہوئے زندگی گزارنا، نیکی اختیار کرنا اور گناہ سے بچنا۔

" انَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيْمَانًا وَ عَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ[33] "

(بس مومن وہی ہیں جن کے دل اللہ کا ذکر سن کر کانپ اٹھتے ہیں۔)

یہی کیفیت دعا میں پیدا ہوتی ہے، جب بندہ اللہ سے مخاطب ہوتا ہے۔

ii۔ دعا اور اندرونی قوت

اخلاقی استقامت کے لیے انسان کو اندرونی قوت، جذباتی توازن، اور ضمیر کی بیداری کی ضرورت ہوتی ہے۔ دُعا ان تمام عناصر کو بیدار کرتی ہے:

صبر کی تلقین: دعا کے ذریعے انسان مشکل حالات میں صبر کی توفیق مانگتا ہے۔

خوف ولالچ کے خلاف مزاحمت: انسان اپنے رب سے دعا کرتا ہے کہ وہ اسے حرام ذرائع، دھوکہ دہی، اور ظلم سے بچائے۔

اخلاص: دُعا بندے کو ریا، خود پسندی، اور نمود و نمائش سے محفوظ رکھتی ہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام کی دعا:

رَبِّ السِّجْنُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا يَدْعُونَنِي إِلَيْهِ[34] "

(اے میرے رب! قید خانہ مجھے ان باتوں سے زیادہ محبوب ہے جن کی طرف یہ لوگ بلاتے ہیں۔)

iii۔ دعا بطور ذریعہ سکون و امید

زندگی میں جب انسان کو حالات، بیماری، یا محرومی کی صورت میں بے بسی کا سامنا ہوتا ہے، تو دُعا اُس کے لیے امید کی آخری شعاع ثابت ہوتی ہے۔

لا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ[35] "

(اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔)

iv۔ صبر و تحمل پیدا کرنے کا ذریعہ

دعا انسان کو مشکل حالات میں تحمل، صبر، اور مثبت سوچ عطا کرتی ہے۔

v۔ اللہ سے رجوع

مایوسی کے شکار افراد جب اللہ سے رجوع کرتے ہیں تو انہیں نئی توانائی، اعتماد اور جینے کی وجہ ملتی ہے۔

vi۔ دعا اور انسانی نفسیات

دعا انسانی جذبات اور نفسیات پر گہرا اثر ڈالتی ہے۔ یہ دل کو سکون دیتی ہے، ذہنی دباؤ کم کرتی ہے، اور مایوسی میں امید کا چراغ جلاتی ہے۔ جدید نفسیات بھی دُعا کو ذہنی صحت اور جذباتی توازن کے لیے موثر ذریعہ تسلیم کرتی ہے۔

vii۔ طبقاتی تقسیم کا خاتمہ

طبقاتی تقسیم، حسد اور نفرت جیسے منفی رجحانات کی اصلاح ہوتی ہے۔

viii۔ صوفیاء کرام کے نزدیک

حضرت ذوالنون مصری فرماتے ہیں:

"جو دُعا دل سے کی جائے، وہ کبھی ضائع نہیں جاتی؛ وہ یا تو بندے کی تقدیر بدل دیتی ہے یا آخرت کو سنوارتی ہے۔[36]"

حضرت جنید بغدادی فرماتے ہیں:

"دعا کرنے والا اللہ کے ذکر میں مشغول ہوتا ہے، چاہے اس کی حاجت پوری ہو یا نہ ہو، وہ اللہ سے جڑا رہتا ہے۔[37]"

دُعا کے اثرات نہ صرف انفرادی سطح پر ظاہر ہوتے ہیں بلکہ اجتماعی زندگی پر بھی اس کا گہرا اثر پڑتا ہے۔ صوفیاء کرام نے اسے سلوک و عرفان کی سیڑھی قرار دیا ہے، جبکہ علماء نے اسے اصلاحِ نفس، تزکیہ اور بلاؤں کے دفعیہ کا ذریعہ سمجھا ہے۔ دُعا کا تعلق صرف کسی خاص وقت یا کیفیت سے نہیں بلکہ یہ ہر حال میں اللہ سے تعلق کا ذریعہ بنتی ہے، جو انسان کو اس کی اصل منزل یعنی اللہ کی رضا تک پہنچاتی ہے۔

خلاصہ بحث

اس آرٹیکل میں دعا کی حقیقت اور اس کی اہمیت کو قرآن و سنت کی روشنی میں واضح کیا گیا ہے۔ قرآنِ مجید میں دعا کو بندگی کا جوہر اور اللہ سے تعلق کا سب سے مضبوط ذریعہ قرار دیا گیا ہے، جبکہ احادیثِ نبویہ بالخصوص سنن اربعہ میں مختلف مقامات پر نبی اکرم ﷺ کی دعائیں منقول ہیں جو نہ صرف انفرادی ضروریات بلکہ اجتماعی و امتّی سطح کی رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔

تحقیق کے دوران یہ بات سامنے آئی کہ دعا انسان کے عقیدے کو پختہ کرتی، دل کو سکون بخشتی اور مشکلات میں حوصلہ عطا کرتی ہے۔ انفرادی زندگی میں دعا بندے کو اللہ سے جوڑ کر اس کے روحانی و اخلاقی پہلوؤں کو سنوارتی ہے، جبکہ اجتماعی زندگی میں دعا اتحاد، خیر خواہی اور امتِ مسلمہ کی یکجہتی کا ذریعہ بنتی ہے۔

یوں یہ آرٹیکل اس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ دعا محض ایک عبادت نہیں بلکہ انسانی زندگی کے ہر پہلو میں رہنمائی دینے والا ایک جامع نظام ہے۔ اس کی اہمیت آج کے دور میں مزید بڑھ گئی ہے جہاں مادی ازم اور روحانی خلا سے نبرد آزما انسان کو اللہ سے تعلق استوار کرنے کے لیے دعا ہی سب سے مؤثر وسیلہ فراہم کرتی ہے۔

حوالہ جات

1. غافر(40)60۔
2. ابو داؤد، سلیمان بن الاشعث سجستانی، امام. سنن ابو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب الدعاء، حدیث نمبر: 1479، 17، الفکر، بیروت 1994
3. ترمذی، محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی، امام، سنن ترمذی، کتاب، تفسیر القرآن، باب وھل سورۃ البقرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم، حدیث نمبر 2969، الإحیاء التراث العربی، بیروت 1996
4. ابن ماجہ، محمد بن یزید بن ماجہ القزوینی، امام، سنن ابن ماجہ، کتاب الدعا، باب ما جاء في فضل الدعاء، الفکر، بیروت. 1998۔

5. نسائی، احمد بن شعیب بن علی الخراسانی، ابو عبد الرحمن، السنن الکبری والسنن الصغري (المجتبی)، کتاب الدعا، مکتبہ دار السلام، قاہرہ، 1995ء۔

6. البقرہ(2)186

7. الفاتحہ(1)5

8. آل عمران(3)8

9. بخاری، محمد بن اسماعیل بخاری، امام، صحیح البخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ تعالی وکان اللہ سمیعا بصیرا، حدیث 7388، جلد:1

10. بخاری، محمد بن اسماعیل، امام، صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب الدعاء عند الاستخارہ، حدیث:6382، دار طوق النجاۃ، بیروت، 2001، جلد:1

11. مسلم بن حجاج، امام، صحیح مسلم، حدیث:1794، دار السلام، ریاض، 2000ء، جلد1

12. ابو داؤد، سلیمان بن اشعث، امام، سن ابی داؤد، کتاب تفریع استفتا الصلاۃ، تفریح استفتاح الصلاۃ، باب الدعا بین السجدتین، حدیث:850، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

13. ترمذی، محمد بن عیسیٰ بن موسیٰ بن سورہ بن ضحاک سلمی، امام، سنن ترمذی، کتاب الصلاۃ، باب مایقول بین السجدتین، حدیث:284، 17، الغرب الاسلامی، بیروت

14. النسائی، احمد بن شعیب، امام، سنن النسائی، کتاب الجھاد، ، باب فضل الرباط، حدیث: 7169، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

15. ابن ماجہ، محمد بن یزید القزوینی، امام، سنن ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فی القدر، حدیث:90، دار احیاء الکتب العربیہ، بیروت

16. ترمذی، محمد بن عیسیٰ بن موسیٰ بن سورۃ بن ضحاک سلمیٰ، امام، سنن ترمذی، کتاب الدعاء باب منہ، حدیث:٣٩٦٩

17. ترمذی، محمد بن عیسیٰ بن موسیٰ بن سورہ بن ضحاک سلمیٰ، امام، سنن ترمذی، کتاب الدعاء باب ماجاء فی الدعاء اذا اصبح وإذا اُمسی، حدیث:٣٣٩١

18. ابن ماجہ، محمد بن یزید القزوینی، امام، سنن ابنِ ماجہ، کتاب الدعاء، باب مایدعو بہ، الرجل إذا أصبح وإذا أمسی، حدیث:٣٨٦٧

19. ایضاً، باب مایدعو بہ الرجل إذا أصبح او اذا أمسی، حدیث:٣٨٦٩

20. ترمذی، محمد بن عیسیٰ بن موسیٰ بن سورہ بن ضحاک سلمیٰ، امام، سنن ترمذی، کتاب الدعاء باب جامع الدعوات عن النبی ﷺ، حدیث:٣٤٧٨

21. ایضاً، حدیث:۳۴۷۵

22. ابن ماجہ، محمد بن یزید القزوینی، امام، سنن ابن ماجہ، کتاب الدعاء، باب الجوامع من الدعاء، حدیث:۳۸۴۵

23. ایضاً، حدیث:۳۸۴۸

24. ابو داؤد، سلیمان بن اشعث کے امام، سنن ابو داؤد، کتاب الاستغفار، باب فی الاستعاذہ، حدیث: 1541، دار الکتب. بیروت

25. ترمذی، محمد بن عیسی بن موسیٰ بن سورۃ بن ضحاک سلمی، امام، سنن ترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ماجاء من تحل لہ الصدقۃ من الغارمین وغیرھم، حدیث:655، دار الغرب الاسلامی، بیروت

26. النسائی، احمد بن شعیب، امام، سنن النسائی، کتاب السھو، باب نوع آخر، حدیث:1310، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

27. ابن ماجہ، محمد بن یزید القزوینی، امام، سنن ابن ماجہ، کتاب الصیام، باب من مات وعلیہ صیام من نذر، حدیث: 1759، دار احیاء الکتب العربیۃ، بیروت

28. البقرہ(2)186

29. الانبیاء(21)90

30. الاعلی(87)15-14

31. ابن تیمیہ، احمد بن تیمیہ، مجموع الفتاوی، دالفکر، بیروت 1998ء، جلد:10 صفحہ:45

32. ترمذی،، محمد بن عیسی بن موسیٰ بن سورۃ بن ضحاک سلمی، امام، سنن ترمذی، کتاب البر والعلقہ باب ماجاء فی فضل من یقول یتیما، حدیث:2166

33. الانفال(8)2

34. یوسف(12)33

35. الزمر(39)53

36. نعمانی، مولانا شبلی، اقوال الصوفیہ (اُردو ترجمہ)، ادارہ مطبوعات طلبہ، لاہور 1990ء، جلد:1: ص:75

37. بغدادی، شیخ جنید، مکتوبات جنید بغدادی، ترجمہ و تحقیق، ادارہ مطبوعات، لاہور، 1992ء، جلد:2، ص:113